بائبل میں ردو بدل

محمد اسلم رانا۔ ایڈیٹر
ماھنامہ المذاھب لاہور

پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" لاہور ایک مسیحی جریدہ ہے۔ اس کے شمارہ بابت ۱۵ جولائی ۱۹۸۴ء میں پاکستان کے ایک معمر ترین مسیحی علامہ پال ارنسٹ کا مقالہ بعنوان "بائبل مقدس تبدیل نہیں ہوئی" شائع ہوا ہے اس کے شروع میں درج ہے۔

ہمارے مسلم بھائی کہتے آئے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی کتب مقدسہ تبدیل ہو گئی ہیں۔ اور اب یہ ویسی نہیں ہیں جیسی ملہمین کے ہاتھوں سے نکلی تھیں۔ وہ ایسی باتیں سنی سنائی کرتے ہیں۔ بائبل کو بدلی ہوئی کہنے والے سب کے سب بلا تحقیق اسے بدلی ہوئی کہتے ہیں۔ اور بعض سنی سنائی باتیں کہتے رہتے ہیں۔ ہم ان سب سے مندرجہ ذیل سوالات کے تاریخی اور محققانہ جوابات طلب کرتے ہیں۔
۱۔ بائبل کب تبدیل ہوئی؟ ۲۔ بائبل کس نے تبدیل کی۔
۳۔ بائبل کہاں تبدیل ہوئی۔ ۴۔ بائبل میں کیا تبدیل ہوا؟ پہلے کیا تھا اور پھر کیا داخل ہوا۔ ۵۔ بائبل کیوں تبدیل کی گئی۔ ۶۔ اگر اصلی بائبل وہ نہیں جو ہمارے پاس ہے تو اصلی بائبل دکھائیں۔
(صفحہ ۴۔ کالم ۱۔ ۲)

مسلمانوں پر مسیحی جریدہ کا یہ الزام نیا نہیں ہے۔ جب سے مسیحیت کے مطالعہ کا شوق چرایا ہے۔ یہ الزام برابر سنتے پڑھتے آئے ہیں مقام شکر ہے کہ اس حقیقت پر سے پردہ اٹھانے کا موقع ملا ہے۔ کہ بائبل کو تبدیل شدہ کہنے والے مسلم بھائی نہیں مسیحی بھائی ہیں۔ آرچ ڈیکن پادری برکت اللہ اپنی مشہور کتاب صحت کتب مقدسہ میں بائبل میں تبدیلیوں کے موضوع پر طویل اور پر از معلومات بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ایک ایک فقرے کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک لفظ کے مختلف حروف کی صحیح ترتیب معلوم کرنے کے لئے نہایت صبرو استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ مغربی ممالک کے نقادوں نے اپنی گرانمایہ عمروں کا حصہ انجیل جلیل کے اصلی متن کے الفاظ کے ایک ایک حرف کی کھوج میں صرف کردیا ہے۔ ایک نقاد نے خوب کہا ہے۔ کہ سونے کا چھوٹے سے چھوٹا ذرہ بھی سونا ہی ہوتا ہے۔

انجیل کی صحیح عبارت کا ایک ایک حرف ان نقادوں کی نظر میں سونے سے گراں تر ہوتا ہے" (صحت کتب مقدسہ مطبوعہ ۱۹۵۲ صفحہ نمبر ۱۵۴) اسی موضوع پر ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ " ہمارے مسلمان بھائی تحریف انجیل کے ثبوت میں عموماً" یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ انجیل کی فلاں ایڈیشن میں فلاں آیت موجود

ہے اور فلاں ایڈیشن سے وہ آیت خارج کردی گئی ہے حالانکہ یہی امر اس بات کی بدیہی دلیل ہے کہ مسیحی صرف اسی انجیل کی تلاوت کرنا چاہتے ہیں۔ جس میں صرف وہی آیات ہوں جن کو الہامی کتب کے مصنفین نے تحریر کیا تھا اور جو الفاظ مختلف وجوہ کے سبب سے انجیل کے متن میں مابعد کی صدیوں میں داخل ہوگئے ہیں اور جن کو اصلی مصنفوں نے نہیں لکھا تھا۔ وہ کتابت و قرات دونوں سے خارج کیے جائیں تاکہ انجیلی کتب کے مجموعہ کی اصلی عبارت جو ان کے مصنفین کے ہاتھوں نے لکھی تھی۔ ہمارے ہاتھوں میں موجود ہو"۔

یعنی مختلف وجوہات کے باعث انجیل (یا وسیع تر مفہوم میں بائبل) کے متن میں غیر انجیلی عبارات داخل ہوگئیں۔ متن تبدیل ہوگیا اب نقاد اصلی متن کی تلاش میں انجیل میں سے جعلی عبارات نکالتے ہیں تو انجیل پھر تبدیل ہوگئی معلوم ہوتی ہے۔ یہ سارا کاروبار کرنے کے اہل صرف اور صرف (یہودی اور) مسیحی علماء و محققین ہی ہیں۔

نہ مسلمانوں کو ان معاملات سے کوئی دلچسپی ہے وہ تو بوقت ضرورت اس موضوع پر نقادوں کی آراء اور کوششوں کا ثمرہ اکٹھا کردیتے ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں پر سے بائبل کو تبدیل شدہ کہنے والوں کا الزام دور کرنے کی غرض سے راقم الحروف کو مسیحیوں کے جواب میں مجبوراً" کرنا پڑا ہے۔

تعارف بائبل

بائبل کے دو بڑے حصے ہیں۔ پہلا حصہ عہد عتیق یا پرانا عہد نامہ یہودیوں اور مسیحیوں دونوں کے ہاں مقدس ہے۔ دوسرا حصہ عہد جدید یا نیا عہد نامہ صرف مسیحی مانتے ہیں۔ کونیک ٹی کٹ کالج (امریکہ) میں شعبہ مطالعہ مذاہب کے چیئرمین پروفیسر آر فرانس جانسن لکھتے ہیں۔

"بائبل خدا کی تعریف نہیں کرتی نہ ہی اس کی موجودگی کو ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہزاروں برس پہلے بائبل ذیلی لٹریچر کی حیثیت سے شروع ہوئی۔ وقت گذرنے کے ساتھ لوگوں نے کتاب کے کئی حصے لکھے" (دی ورلڈ انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ ۱۹۷۹ ج ۲ ص ۲۱۹ کالم ۱)

"کچھ مسیحی گروہ اپوکریفہ کو بھی بائبل کا حصہ سمجھتے ہیں یہودی بائبل میں ۲۴ کتابیں ہیں۔ (جنہیں مسیحی ۳۹ کتابوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ اسلم) پرٹسٹنٹ بائبل میں ٦٦ اور رومن کیتھولک بائبل میں ۷۳۔ یہودیوں یا مسیحیوں کا کوئی گروپ جن کتابوں کو بائبل کا حصہ قرار دے انہیں اصول کہتے ہیں" (ایضاً" کالم ۲)

بائبل کے مصنفین نے ادب کی کئی شکلیں استعمال کیں عہد عتیق میں کم از کم پچاس شکلیں موجود ہیں۔ ان میں غزل، گیت، بھجن، پہیلیاں، مقالات، افسانے، تاریخ اور کہاوتیں شامل ہیں۔

مدتوں اس امر پر اختلاف رہا ہے کہ بائبل کے حصوں کا مطلب کس طرح سمجھا جائے کچھ لوگوں کا ایمان ہے۔ کہ بائبل میں مذکور ہر واقعہ بالکل ایسے ہی ہوا جیسا کہ بائبل کہتی ہے دوسرے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ بائبل کے بہت سے واقعات مذہبی ایمان کی نشانیوں کے طور پر پڑھے جانے چاہیں۔ فی زمانہ بہت سارے علماء بائبل، بائبل کو زیادہ تر ایمان کا اظہار خیال کرتے ہیں۔ (صفحہ ۲۲۲۔ الف کالم ۱)

علماء کے پاس اس امر کی کافی شہادت موجود ہے کہ قدیم اسرائیلیوں نے مشرق قریب کی دوسری ثقافتوں کی کئی مذہبی اور قانونی روایات اپنالیں لیکن ان کے پاس تحریری ثبوت نہیں ہیں۔ جن سے معلوم ہو کہ عہد عتیق کی ابتداء کیسے ہوئی۔ لیکن کتابیں خود نہیں بتاتیں کہ مصنف موسیٰؑ تھا۔ علماء تسلیم کرتے ہیں کہ شریعت زبانی ادب کی حیثیت سے شروع ہوئی۔ داؤد کے دور حکومت یعنی قریباً" ۱۰۰۰ق م کے بعد لکھی گئی۔

قدیم یہودی ۲۵۰ قبل مسیح سے پیشتر شریعت کی پانچ کتابوں کے مجموعہ سے غالباً" واقف تھے کتب انبیا کا ایک مجموعہ ۲۰۰ ق م سے پہلے موجود تھا۔ حتمی عبرانی اصول علماء یہود کی ایک مجلس نے فلسطین کے مقام جمنیا میں ۱۰۰ ق م کے قریب پاس کیا تھا۔ عبرانی بائبل (یہودی کتب مقدسہ) کا ایک معیاری متن ۵۰ ق م کے قریب شائع ہوا (صفحہ ۲۲۲ کالم ۱)

عہد جدید یونانی زبان میں لکھا گیا تھا۔ گمان غالب ہے کہ ابتدائی کلیسیا نے چاروں انجیلوں کو مستند مان لیا۔ اگرچہ ان کے لکھنے والے معلوم نہ تھے آہستہ آہستہ کلیسیا نے دو انجیلیں مسیح کے شاگردوں متی اور یوحنا اور دو انجیلیں رسولوں کے ساتھیوں مرقس اور لوقا سے منسوب کردیں۔ روایاتی طور پر وہ انجیلوں کے مصنفین خیال کئے جاتے ہیں (کالم ۲)

متی مسیح کو شریعت دینے والے کی حیثیت سے پیش کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ مسیحیوں اور ان کی کلیسیا کو کیا کچھ کرنا چاہئے۔ مرقس اسے نجات دہندہ دکھاتا ہے جو دکھوں سے فتحیاب ہوتا ہے۔ لوقا یسوع کو تمام لوگوں کا نجات دہندہ بتاتا ہے یوحنا مسیح کی خدائی فطرت بیان کرتا ہے۔

پولوس کے خطوط ۵۰ء اور ۶۰ عیسوی کے درمیان لکھے گئے کسی یوحنا نامی آدمی نے کتاب مکاشفہ لکھی۔ غالباً" یہ وہ یوحنا نہیں ہے۔ جس نے انجیل یوحنا لکھی تھی۔ (صفحہ ۲۲۲ الف کالم ۱)

عہد جدید کے مصنفین نے قصداً" مسیحی بائبل وجود میں لانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ابتدائی کلیسیا کے پاس پہلے سے ہی ایک بائبل یہودیوں کا عہد عتیق موجود تھی تاہم پہلی صدی مسیحی کے اواخر میں مسیحی ایمان میں مختلف نظریات نے عہد جدید کی کتابوں کوئی مستند قرار دینے کی سمجھائی" (صفحہ ۲۲۲ ب کالم ۱)

اب ہم بائبل کی کتابوں میں تبدیلیوں کا ترتیب وار مطالعہ کریں گے۔

(جاری ہے)

---------- باقی از صفحہ ۳۱ ----------

آپ بیس برس کے نوجوان اور نونہال ساری عمر رہنا چاہتے ہیں تو پھر صبح شام کی ورزش چہل قدمی اور دیسی گندم کے موٹے آٹے کی سادہ روٹی استعمال کریں اور اپنے آپ کو مناسب حال کام میں مصروف رکھیں تازیست کسی وٹامن انجکشن کشتہ یا معجون کی ضرورت محسوس نہ کریں گے۔ انشاء اللہ

تاہم اطباء عظام کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ محض سرسوں کے خالص تیل کی مالش سے بھی عمر بڑھتی ہے